نمازی کی طرف منہ کرنے کا حکم؟ تفصیلی فتویٰ

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0396 تاریخ:26-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ دیکھا گیا ہے کہ نماز پنجگانہ کی جماعت مکمل ہو جانے کے بعد کئی افراد مسبوق ہوتے ہیں، جو اپنی نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں، لیکن ان کے آگے اگلی صفوں میں نماز مکمل کر لینے والے نمازی بھی بیٹھے ہوتے ہیں، کیا ایسی صورت میں امام صاحب کا بعد سلام نمازیوں کی طرف منہ کر کے درس دینا یا وظیفہ پڑھنا درست ہے؟ کیا یہ بات صحیح ہے کہ اگلی صف میں جو نمازی موجود ہیں، وہ سترہ کا کام کرتے ہیں، اس کے لیے نمازی کے قد کے برابر سترہ ہونا ضروری نہیں؟

نیز یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ جو نمازی کی طرف منہ کرنے سے منع کیا جاتا ہے، کیا یہ صرف انفرادی طور پر نماز پڑھنے والوں کے لیے ہے، جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں؟ اسی طرح جمعہ والے دن امام صاحب جب سنتوں سے فارغ ہو جائیں، تو اس وقت کئی افراد عین منبر کے سامنے آخر تک سنتوں میں مشغول ہوتے ہیں، ایسی صورت میں منبر پر فوراً بیٹھ جانا درست ہے؟ برائے کرم اس حوالے سے دلائل کی روشنی میں رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جو شخص نماز پڑھ رہا ہو اس کے سامنے کسی دوسرے شخص کا منہ کرنا، مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے، وہ نماز پڑھنے والا منفرد ہو یا مسبوق، دونوں صورتوں میں یہی حکم ہے، نیز امام کے لیے نماز کے بعد

نمازیوں کی طرف منہ کرنے کی اجازت بھی اسی صورت میں ہے، جبکہ اس کے سامنے کوئی مسبوق اپنی نماز نہ پڑھ رہا ہو، لہٰذا اگر کوئی اس کے محاذات میں نماز پڑھ رہا ہو، اگرچہ وہ آخری صف میں ہی ہو، اگرچہ اگلی صفوں میں لوگ بیٹھے ہوئے ہوں، بہر صورت امام کا نماز پڑھنے والے کی طرف منہ کرنا، جائز نہیں، یہی قول ظاہر الروایہ کے مطابق، راجح و مفتٰی بہ ہے، کیونکہ اس صورت میں جب نمازی قیام کرے گا، تو لامحالہ اس کا امام سے سامنا ہو گا، جس کی اجازت نہیں۔

اس تمہید سے صورت مسئولہ کا جواب بھی واضح ہو گیا کہ امام صاحب کا نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد مسبوق نمازیوں کی طرف منہ کرکے درس دینا یا وظیفہ پڑھنا شرعاً درست نہیں ہے، کیونکہ اگلی صفوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی وجہ سے اتنی دیر کے لیے تو نمازی سے سامنا نہ ہو گا جتنی دیر مسبوق نمازی بیٹھا ہوا ہے یا سجدے وغیرہ میں ہے، لیکن جب وہ قیام کرے گا، تو بلاشبہ امام صاحب کا رخ اس کے چہرے کے سامنے ہو جائے گا اور یہ ممانعت کے لیے کافی ہے، اسی طرح جمعہ والے دن سنتوں سے فارغ ہو کر فوراً نماز پڑھنے والے کی طرف منہ کرکے منبر پر بیٹھنا درست نہیں، اس صورت میں یا تو امام صاحب ان کے نماز سے فارغ ہو جانے کا انتظار کریں، پھر منبر پر بیٹھیں یا پھر منبر پر بیٹھنے سے پہلے اپنے سامنے کسی شخص کو اس طرح کھڑا کر دیں کہ وہ ان کے اور نمازی کے درمیان مکمل حائل ہو جائے اور محاذات بالکل ختم ہو جائے، اس طرح امام صاحب کا نمازیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھنا بلا کراہت جائز ہو گا، کیونکہ کراہت کا اصل مدار ہی محاذات پر ہے، جب یہ نہ ہو تو کراہت بھی باقی نہیں رہے گی، جیسا کہ آنے والے جزئیات سے واضح ہے۔

جب کوئی مسبوق اپنی نماز پوری کر رہا ہو، تو امام کے لیے اس کی طرف منہ کرنا، مکروہ تحریمی ہے، روایات میں اس سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ محرر مذہب حنفی امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ مبسوط میں فرماتے ہیں: ”قلت أفيستقبل الامام القوم بوجهه أو ينحرف من مكانه قال إن كان بحذائه إنسان يصلي شيئا بقى عليه من صلاته فلا يستقبله بوجهه وإن لم يكن بحذائه أحد يصلي فإن شاء انحرف وإن شاء استقبلهم بوجهه “ترجمہ: میں نے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں عرض کی کہ امام نماز کے بعد قوم کی طرف اپنا چہرہ کرے یا اپنے مکان سے پھر جائے؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواب دیا کہ اگر امام کے

محاذات میں کوئی انسان اپنی باقی نماز پڑھ رہا ہو، تو پھر امام اس کی طرف چہرہ نہ کرے اور اگر اس کے محاذات میں کوئی نمازی نماز نہ پڑھ رہا ہو، تو اگر چاہے تو اپنی جگہ سے پھر جائے اور اگر چاہے تو قوم کی طرف اپنا چہرہ کرلے۔ (المبسوط للامام محمد الشیبانی، ج01، ص17، إدارة القرآن والعلوم الإسلامیه)

امام شمس الائمہ سرخسی علیہ الرحمۃ مبسوط میں اور ملک العلماء علامہ کاسانی علیہ الرحمۃ بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں، بالفاظ متقاربة: ”وإنما يستقبلهم بوجهه إذا لم يكن بحذائه مسبوق يصلي، فإن كان فلينحرف يمنة أو يسرة؛ لأن استقبال المصلي بوجهه مكروه، لحديث عمر رضي الله تعالى عنه فإنه رأى رجلا يصلي إلى وجه رجل فعلاهما بالدرة وقال للمصلي أتستقبل الصورة؟ وقال للآخر أتستقبل المصلي بوجهك؟“ ترجمہ: اور بلاشبہ امام بعد نماز اپنا چہرہ قوم کی طرف کرے گا، جبکہ اس کے محاذات میں کوئی مسبوق نماز نہ پڑھ رہا ہو، تو اگر ایسا ہو تو پھر امام دائیں یا بائیں جانب رخ کرے، کیونکہ نمازی کی طرف چہرہ کرکے سامنا کرنا، مکروہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی وجہ سے کہ آپ نے ایک شخص کو دوسرے کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے دیکھا تو ان کو کوڑا مار کر سزا دی اور نماز پڑھنے والے سے فرمایا ”کیا تو تصویر کی طرف رخ کرتا ہے“ اور دوسرے سے فرمایا ”کیا تو نماز پڑھنے والے کی طرف اپنا منہ کرتا ہے۔“

(المبسوط للسرخسی، ج01، ص38، دار المعرفه) (بدائع الصنائع، ج01، ص159، دار المعرفه)

در مختار و رد المحتار میں ہے: ”(وصلاته إلى وجه إنسان ككراهة استقباله، فالاستقبال لو من المصلي فالكراهة عليه وإلا فعلى المستقبل ولو بعيدا ولا حائل) ففي صحيح البخاري: وكره عثمان رضي الله عنه أن يستقبل الرجل وهو يصلي، وحكاه القاضي عياض عن عامة العلماء۔۔ والظاهر أنها كراهة تحريم“ ترجمہ: اور کسی انسان کے چہرے کی طرف نماز پڑھنا مکروہ ہے، جیسے کسی نماز پڑھنے والے کی طرف منہ کرنا، مکروہ ہے، لہٰذا اگر نمازی نے اس کی طرف منہ کیا ہو، تو کراہت کا وبال اس پر ہے، ورنہ منہ کرنے والے پر، اگرچہ وہ کتنا ہی دور ہو، جبکہ درمیان میں کوئی حائل نہ ہو، کیونکہ صحیح البخاری میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی کی طرف اس کی نماز کی حالت میں منہ کرنے کو مکروہ جانا اور اسی کو

البتہ محقق ابراہیم حلبی علیہ الرحمۃ نے اس بات کو اختیار فرمایا کہ اگلی صف میں بیٹھے ہوئے لوگ سترہ قرار پائیں گے اور امام کا بعد نماز لوگوں کی طرف منہ کرنا، جائز ہوگا، چنانچہ آپ علیہ الرحمۃ غنیہ شرح منیہ میں لکھتے ہیں:" ولو كان بينهما ثالث ظهره إلى وجه المصلي لا يكره" ترجمہ: اور اگر ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا آدمی ہو جس کی پیٹھ نمازی کے چہرہ کی طرف ہو، تو اب یہ مکروہ نہیں ہے۔

(غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، ص358، مطبوعہ کراچی)

محقق عمر ابن نجیم حنفی علیہ الرحمۃ نے بھی نہر میں اسی کو ذکر فرمایا ہے، چنانچہ آپ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:" قال الحلبي: وصرحوا بأنه لو صلى إلى وجه إنسان وبينهما ثالث ظهره إلى وجه المصلي لم يكره كأنه صار كالفاصل وقياسه أنه لو صلى إلى وجه إنسان هو على مكان عال ينظره إذا قام لا إذا قعد لا يكره ولم أره لهم" ترجمہ: امام حلبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ علمائے کرام نے صراحت کی ہے کہ اگر کسی نے دوسرے انسان کے چہرے کی طرف نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا آدمی ہو، جس کی پیٹھ نمازی کے چہرہ کی طرف ہو، تو اب یہ مکروہ نہیں ہے، گویا کہ وہ فاصل کی طرح ہو جائے گا اور اس کا قیاس یہ ہے کہ اگر کسی ایسے انسان کے چہرے کی طرف رخ کرکے نماز پڑھی جو کہ بلند جگہ پر موجود ہے، جب یہ قیام کرتا ہے، تو اس وقت وہ اس کو نظر آتا ہے، جب بیٹھتا ہے تو نظر نہیں آتا، تو اب یہ مکروہ نہیں ہونا چاہیے اور میں نے اس مسئلہ کی صراحت فقہاء سے نہیں پائی۔

(النہر الفائق، ج01، ص286، دار الکتب العلمیہ)

لیکن یہ قول اوپر ذکر کردہ امام محمد علیہ الرحمۃ کی عبارت یعنی ظاہر الروایہ کے اطلاق کے منافی ہے، کیونکہ ظاہر الروایہ کے اطلاق سے یہ بات ظاہر ہے کہ اگرچہ اگلی صفوں میں کتنے ہی لوگ بیٹھے ہوں لیکن جب مسبوق قیام کرے گا، تو لامحالہ امام کا مسبوق سے سامنا ہوگا اور یہ ممانعت کے لیے کافی ہے، چنانچہ امام ابن مازہ حنفی علیہ الرحمۃ ذخیرہ و محیط دونوں میں لکھتے ہیں:" وإلى هذا أشار محمد في «الأصل»، فإنه قال في الإمام إذا فرغ من صلاته، فإن كانت صلاة لا تطوع بعدها فهو بالخيار، إن شاء انحرف عن يمينه وشماله، وإن شاء قام وذهب، وإن شاء استقبل الناس بوجهه إذا لم يكن بحذائه رجل يصلي ولم يفصل بين ما إذا كان المصلي في الصف الأول، أو في الصف الآخر وهذا هو ظاهر

انحرف عن يمينه وشماله، وإن شاء قام وذهب، وإن شاء استقبل الناس بوجهه إذا لم يكن بحذائه رجل يصلي ولم يفصل بين ما إذا كان المصلي في الصف الأول، أو في الصف الآخر وهذا هو ظاهر المذهب؛ لأنه إذا كان وجهه مقابل وجه الإمام في حال قيامه يكره ذلك، وإن كان بينهما صفوف "ترجمہ: اور اسی کی طرف امام محمد علیہ الرحمۃ نے اصل میں اشارہ فرمایا ہے، کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ جب امام نماز سے فارغ ہو، تو اگر وہ ایسی نماز ہو جس کے بعد نفل نماز نہیں ہے، تو اس کو اختیار ہے، اگر چاہے تو دائیں بائیں پھر جائے اور اگر چاہے تو کھڑا ہو کر چلا جائے اور اگر چاہے تو اپنا چہرہ قوم کی طرف کرلے، جبکہ اس کے محاذات میں کوئی نمازی نماز نہ پڑھ رہا ہو تو امام محمد نے اس عبارت میں کوئی فرق نہیں کیا کہ نمازی پہلی صف میں ہو یا آخری صف میں اور یہی ظاہر مذہب ہے، کیونکہ جب نمازی کے قیام کی حالت میں اس کا چہرہ امام کے چہرے کے مقابل ہو گا تو یہ مکروہ ہے، اگرچہ ان دونوں کے درمیان کتنی ہی صفیں حائل ہوں۔ **(الذخیرۃ البرهانیة، ج02، ص47، دار الکتب العلمیة)**

(المحیط البرهانی، ج01، ص432، دار الکتب العلمیة)

یہی وہ قوی وجہ تھی کہ علامہ شامی علیہ الرحمۃ جیسے محقق نے علامہ ابراہیم حلبی وغیرہ علماء کا قول اختیار نہیں فرمایا، چنانچہ اولاً تو آپ علیہ الرحمۃ نے منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق میں اس قول کی توفیق و تطبیق ذکر فرمائی، آپ علیہ الرحمۃ امام حلبی و صاحب نہر کا کلام ذکر کر کے لکھتے ہیں: "وفي شرح الشيخ إسماعيل بعد نقله كلام الحلبي ومقتضاه مع ما سبق من كون الظهر سترة تقييد ما في الذخيرة بما إذا كان المصلي متوجها إلى ما بين القاعدين في الصفوف من الفرج لا إلى ظهر أحدهم فليتأمل. اه قلت وهذا الجواب مع ما بحثه في النهر ينافيه بقية كلام الذخيرة حيث قال وهذا هو ظاهر المذهب لأنه إذا كان وجهه مقابل وجه الإمام في حال قيامه يكره ذلك وإن كان بينهما صفوف اهـ. فإنه لو كان بين الصفوف فرج لم يكن لتقييد المقابلة بحال القيام فائدة كما لا يخفى لأن المقابلة حينئذ موجودة في حال قعوده وهو صريح في الكراهة إذا كانت المواجهة في حال القيام فقط وقد أجاب الرملي بجواب آخر وهو أن ما نقله الحلبي في حق المصلي وما في الذخيرة في حق المستقبل فلا منافاة تأمل اهـ. وقد يحمل ما ذكره الحلبي على صورة لا تحصل بها المواجهة بأن يكون الثالث قائما أو قاعدا والمصلي

ہے کہ ذخیرہ میں موجود مسئلہ اس قید کے ساتھ مقید ہے کہ جب نمازی صفوں میں بیٹھے ہوئے دو لوگوں کے درمیان کی خالی جگہ کی طرف رخ کرے نہ کہ ان میں سے کسی کی پیٹھ کی طرف، تو غور کرلینا چاہیے (شیخ اسماعیل کا کلام منتہی ہوا) میں کہتا ہوں: نہر میں جو بحث کی گئی ہے، اس کے ہوتے ہوئے ذخیرہ کا باقی کلام اس جواب کے منافی ہے، کیونکہ انہوں نے فرمایا" اور یہی ظاہر مذہب ہے، کیونکہ نمازی کے قیام کی حالت میں اس کا چہرہ امام کے چہرے کے مقابل ہوگا، تو یہ مکروہ ہے، اگرچہ ان دونوں کے درمیان کتنی ہی صفیں حائل ہوں "تو اگر صفوں کے درمیان کی خالی جگہ مراد ہوتی تو مقابلہ کو حالت قیام کے ساتھ مقید کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا، جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں، کیونکہ خالی جگہ والی صورت میں تو مقابلہ حالت قعود میں بھی موجود ہے اور یہ کراہت میں صریح ہے جب صرف قیام کی حالت میں امام و نمازیوں کا آمنا سامنا ہو اور شیخ رملی علیہ الرحمۃ نے اس کا دوسرا جواب بھی دیا ہے کہ جو امام حلبی نے نقل کیا وہ نمازی کے متعلق ہے اور جو ذخیرہ میں ہے وہ اس کے سامنے منہ کرنے والے کے متعلق ہے، تو اس طرح منافات و تضاد ختم ہو جائے گا، تو غور کرلو (علامہ رملی کا کلام منتہی ہوا) اور کبھی یہ جواب دیا جاتا ہے کہ جو امام حلبی نے ذکر فرمایا وہ ایسی صورت پر محمول ہے کہ جس میں امام و مقتدیوں کا سامنا نہ ہو اس طرح کہ ان کے درمیان تیسرا شخص کھڑا یا بیٹھا ہو اور نمازی بھی اسی حالت میں ہو اور اس طرح تطبیق حاصل ہو جائے گی اور یہ تطبیق پچھلی تطبیق سے زیادہ قریب ہے تو تدبر کرلو۔

(منحۃ الخالق، ج02، ص34، دار الکتاب الاسلامی)

لیکن پھر رد المحتار میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے حلبی و نہر کا کلام ذکر کرنے کے بعد اس کے بعد وہی ذخیرہ کی تفصیل ذکر فرمائی پھر فیصلہ یہی فرمایا کہ زیادہ ظاہر یہی ہے کہ یہ قول ظاہر الروایہ کے خلاف ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: " قلت: ثم رأيت الخير الرملي أجاب بما لا يدفع الإيراد. والأظهر أن ما مر عن شرح المنية مبني على خلاف ظاهر الرواية "ترجمہ: میں کہتا ہوں: پھر میں نے علامہ خیر الدین رملی کو دیکھا، تو انہوں نے ایسا جواب دیا ہے جو اعتراض کو دور نہیں کرتا اور زیادہ ظاہر یہی ہے کہ جو کچھ شرح منیہ کے حوالے سے گزرا ہے، وہ ظاہر الروایہ کے خلاف پر مبنی ہے۔ **(رد المحتار، ج01، ص644، دار الفکر)**

اسی طرح محقق شرنبلالی علیہ الرحمۃ نے اپنے حاشیہ علی درر الحکام میں ظاہر الروایہ کے مخالف

قول کو یہ کہہ کر رد فرمادیا: ”ویکرہ استقبال المصلي بالوجه سواء كان في الصف الأول أو غيره وهو ظاهر المذهب “ترجمہ: اور نمازی کی طرف چہرہ کرکے سامنا کرنا، مکروہ ہے، چاہے وہ نمازی پہلی صف میں ہو یا اس کے علاوہ کسی صف میں اور یہی ظاہر مذہب ہے۔

(حاشیۃ الشرنبلالی علی الدرر، ج 01، ص 110، داراحیاء الکتب العربیہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”بعدِ سلام (امام کا) قبلہ رو بیٹھا رہنا ہر نماز میں مکروہ ہے، شمال و جنوب و مشرق میں مختار ہے، مگر جب کوئی مسبوق اس کے محاذات میں اگرچہ اخیر صف میں نماز پڑھ رہا ہو، تو مشرق کو یعنی جانبِ مقتدیان منہ نہ کرے، بہر حال پھرنا مطلوب ہے، اگر نہ پھرا اور قبلہ رو بیٹھا رہا، تو مبتلائے کراہت و تارک سنت ہو گا۔“

(فتاوی رضویہ، ج 6، ص 205، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: ”سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونھ کرکے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔“

(بہار شریعت، ج 1، ص 537، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

19 محرم الحرام 1446ھ/26 جولائی 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے